بندۂ مؤمن کے اخلاق واوصاف

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، دَعَا الْمُؤْمِنِينَ إِلَى كُلِّ خُلُقٍ عَظِيمٍ، وَفِعْلٍ كَرِيمٍ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، آمَنَّا بِكَ وَبِمَلَائِكَتِكَ، وَكُتُبِكَ وَرُسُلِكَ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، رَضِينَا بِكَ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالْحِرْصِ عَلَى مَرْضَاتِهِ وَثَوَابِهِ، قَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ﴾(١)

رفیقانِ ملت ِ ایمانیہ! میرے عزیز بھائیو! نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ نے بندۂ مؤمن کو خالص سونے سے اور شہد کی مکھی سے تشبیہ دی ہے پس خالص سونا اپنی صفائی اور چمک دمک میں مشہور ہے اس کا کھرا پن اور اس کی اصلیت کبھی تبدیل نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کی قدر وقیمت کبھی کم ہوتی ہے۔ یہی کیفیت ایک مؤمن کامل کی بھی ہوتی ہے کہ اس کا دل پاک وصاف ہوتا ہے اس

---

(١) يوسف: ٥٧.

کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں اس میں کوئی کھوٹ نہیں ہوتا وہ بالکل کھرا ہوتا ہے اور اپنے رب پر اس کا یقین پختہ اور اٹل ہوتا ہے اسی طرح آنحضرت ﷺ نے مسلمان کو شہد کی مکھی سے بھی تشبیہ دی ہے اور یہ مشابہت شہد کی مکھی کی پاکیزہ غذا اور اس کی بہترین نفع رسانی کے لحاظ سے ہے پس وہ فقط شگفتہ پھولوں کے رس چوستی ہے اور پاکیزہ پھلوں سے عرق حاصل کرتی ہے اسی طرح متقی مسلمان بھی فقط پاکیزہ اور حلال لقمہ کھاتا ہے اور محض نیک اعمال انجام دیتا ہے پس وہ رزقِ حرام اور گندے کام سے پرہیز کرتا ہے وہ کسی پر بوجھ نہیں بنتا اور نہ ہی کسی کو نقصان اور تکلیف پہونچاتا ہے ذرا یہ حدیثِ پاک ملاحظہ فرمائیں: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ؛ إِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْقِطْعَةِ مِنَ الذَّهَبِ، نَفَخَ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا، فَلَمْ تَغَيَّرْ، وَلَمْ تَغَبَّرْ، وَلَمْ تَنْقُصْ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ؛ إِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّحْلَةِ؛ أَكَلَتْ طَيِّبًا، وَوَضَعَتْ طَيِّبًا، وَوَقَعَتْ عَلَى عُودٍ، فَلَمْ تَكْسِرْ، وَلَمْ تُفْسِدْ»[1]. اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مؤمن کی مثال اس خالص سونے کی ڈلی کی سی ہے جس کے مالک نے

---

(۱) أحمد: ۷۰۵۱، والبزار: ۲٤۳٥.

اس کو آگ میں تپایا تو نہ اس کا رنگ بدلا نہ اس پر گرد وغبار باقی رہا اور نہ ہی اس کا وزن کم ہوا، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مؤمن کی مثال اس شہد کی مکھی کی سی ہے جس نے (پھول وپھل سے) پاکیزہ غذا حاصل کیا پھر اس سے پاک وصاف شہد بنادیا اور جس شاخ پر بھی وہ بیٹھی تو نہ اسے توڑا اور نہ اس کو خراب کیا، ایک مؤمنِ کامل کی یہی ادا ہوتی ہے کہ اس کی معاشرت اور اس کا رہن سہن پاکیزہ ہوتا ہے لوگوں کے ساتھ اس کا رویہ نرم اور بہتر ہوتا ہے وہ کسی کا دل نہیں توڑتا اور نہ کسی کے جذبات کو ٹھیس پہونچاتا ہے، لوگوں کے درمیان وہ اپنے اخلاق اور اپنی نیک عادات کے باعث ممتاز رہتا ہے اور پاکیزہ گفتگو اور اچھے کردار کے باعث لوگوں میں اس کی شہرت رہتی ہے وہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان پر ہمیشہ عمل پیرا رہتا ہے: «وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ»(١). اور لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو

اچھے اخلاق وکردار کا اہتمام کرنے والو! بلا شبہ ایک مؤمن کامل جب گفتگو کرتا ہے تو سچ بولتا ہے اور سچے لوگوں کی صحبت میں رہتا ہے اور اللہ ربّ العزت نے اپنے اس فرمان میں اہلِ ایمان کو جو حکم دیا ہے وہ اس پر عمل کرتا ہے

(١) الترمذي: ١٩٨٧.

:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ)[1] اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو، اسی طرح مسلمان کے پاس جب کوئی امانت رکھی جاتی ہے تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور وہ جب کوئی وعدہ کرتا ہے تو اللہ کے اس فرمان کی پیروی میں اسے پورا کرتا ہے:(وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ)[2] اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے مُعاہدوں کی رعایت و حفاظت کرنے والے ہیں، ایسے ہی ایک متقی مسلمان اللہ کے ہر حکم پر عمل کرتا ہے اور ہر بہتر اور نفع بخش کام کرتا ہے پس وہ اس سے اپنے کو اور اپنے اہل وعیال کو نفع پہونچاتا ہے اور نیکی اور بھلائی میں دوسروں کے ساتھ تعاون کرتا ہے جیساکہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے حکم دیا ہے :(وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى)[3]. اور نیکی اور تقوی میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو یا اللہ ! تو اپنی ذات پر ہمیں ایمانِ کامل رکھنے والا بنادے اور اچھے اخلاق اور پاکیزہ کردار کی توفیق دیدے نیز ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمد

---

(١) التوبة: ١١٩.
(٢) المؤمنون: ٨.
(٣) المائدة: ٢.

ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمادے اوران لوگوں کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے، جن کی اطاعت کا تونے حکم دیا ہے

(سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ* وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ* وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَثَّنَا عَلَى أَفْضَلِ الْأَخْلَاقِ وَأَحْسَنِهَا، وَأَكْمَلِهَا وَأَجْمَلِهَا، وَبَعَثَ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا لِيُتَمِّمَ مَكَارِمَهَا؛ فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

حضراتِ گرامی ! میرے مؤمن بھائیو! یقیناً باری تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے ہمارے آقا ہمارے نبی محمدِ عربی ﷺ کو اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ صفات کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اورآپ ﷺ کی اس طرح تعریف فرمائی ہے :(وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ)[1] اور بے شک آپ اخلاق حسنہ کے اعلی پیمانہ پر ہیں اور رسول اکرم ﷺ نے اپنی بعثت کا مقصد اوراپنی رسالت کا خلاصہ اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے:«إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ»[2]. میں اس

---

(١) القلم: ٤.
(٢) الأدب المفرد للبخاري: ٢٧٣، مسند البزار: ٨٩٤٩، واللفظ له.

واسطے نبی بناکر بھیجا گیا ہوں تاکہ اخلاقی خوبیوں کو کمال تک پہونچادوں بلاشبہ نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ نے ہمارے لئے اپنے اخلاق کا اعلیٰ نمونہ اوراپنے رویے کا بہترین اسوہ پیش فرمایاہے پس آنحضرت ﷺ کی ذاتِ با برکات ہمارے لئے ایک بہترین نمونہ اور قابل تقلید مثال ہے چنانچہ خدائے عزّوجلّ نے فرمایا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾[(١)] تملوگوں کیلئے یعنی ایسے لوگوں کیلئے جو اللہ سے اور یوم آخرت سے ڈرتے ہوں اور کثرت سے اللہ کا ذِکرتے ہوں رسولُ اللہ کی ذات میں ایک عمدہ اسوہ اور نمونہ ہے،: اللہ کے نیک بندو! ہمیں اپنی فیملی اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ برتاؤ کرنے میں ہر اچھی صفت اپنانی چاہیے اسی طرح اپنے کام کاج کے دوران نیز اپنے معاشرے کے ساتھ معاملات کرنے میں ہر نیک خصلت سے آراستہ ہونا چاہیے اور اسی پاکیزہ خصلت پر اپنے بچوں اور بچیوں کی تربیت کرنی چاہیے ** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ،

---

(١) الأحزاب: ٢١.

وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْكِرَامِ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي إِيمَانٍ، وَإِيمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقٍ، وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً، وَمَغْفِرَةً وَرِضْوَانًا. اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي أَرْزَاقِنَا، وَيَسِّرْ أُمُورَنَا، وَاشْرَحْ صُدُورَنَا، وَاجْعَلْنَا لِنِعَمِكَ شَاكِرِينَ، وَبِفَضْلِكَ مُقِرِّينَ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَسْتَعِيذُكَ مِمَّا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ على دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، والرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَالشَّيْخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.